سوال

میں نے کچھ عرصہ قبل ہی اسلام قبول کیا ہے، اور میرا سوال وضوء کے متعلق ہے: کیا وضوء میں خاص کر چہرہ، کہنیوں تک ہاتھ، اور پاؤں دھوتے وقت صابن استعمال کرنا ضروری ہے؟ میں نے جتنی بھی کتب کا مطالعہ کیا ہے اس میں صابن کا ذکر نہیں صرف دھونے کے الفاظ ہی استعمال ہوئے ہیں، اور کیا جب بچے کا پیمپر تبدیل کیا جائے تو وضوء ٹوٹ جاتا ہے؟

جواب

ہمہ قسم کی حمد اللہ تعالی کے لیے، اور درود و سلام ہوں اللہ کے رسول پر، بعد ازاں:

1- ہم آپ کو اسلام قبول کرنے پر مبارکباد دیتے، اور اللہ تعالی کا شکر ادا کرتے ہیں کہ اس نے آپ کو صراط مستقیم کی طرف راہنمائی کا انعام کیا، ہماری اللہ تعالی سے دعا ہے آپ کو اور ہمیں اس دین پر ثابت قدم رکھے

2- وضوء کرتے وقت آپ کے لیے صابن کا استعمال ضروری نہیں، آپ نے جو کتاب اور مصادر پڑھے ہیں جن کا سوال میں اشارہ بھی کیا ہے ان میں استعمال کردہ لفظ "دھونا" سے صابن یا کوئی اور چیز مراد نہیں، صرف پانی استعمال کرنا ہی مراد ہے

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

وضوء کے وقت صابن سے ہاتھ اور چہرہ دھونا مشروع نہیں، بلکہ یہ غلو اور زیادتی میں شامل ہوتا ہے، اور پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان بھی ہے:

"غلو کرنے والے ہلاک ہوگئے، غلو کرنے والے ہلاک ہوگئے، یہ الفاظ تین بار دھرائے"

جی ہاں فرض کریں اگر ہاتھوں گندے ہوں اور صابن وغیرہ استعمال کیے بغیر صاف نہ ہوں تو اس وقت صابن کے استعمال میں کوئی حرج نہیں، لیکن اگر معاملہ عادی اور عام ہو تو پھر (وضوء میں) صابن استعمال کرنا غلو اور بدعت میں شمار ہوگا، چنانچہ استعمال مت کریں

دیکھیں: فتاوی اسلامیۃ (223/1).

3- رہا بچے کا پیمپر تبدیل کرنے کا مسئلہ: اگر تو آپ کا مقصد صرف تبدیل کرنا ہی ہے تو یہ وضوء کے لیے اثرانداز نہیں

لیکن اگر اس سے مراد یہ ہے کہ آپ نجاست کو چھوئیں تو یہ بھی وضوء کے لیے غیر مؤثر ہے، کیونکہ وضوء کی صحت اور نجاست چھونے میں کوئی تعلق نہیں، اہل علم نے اس میں اجماع نقل کیا ہے

دیکھیں: الاوسط ابن منذر (205/1).

واجب یہی ہے کہ ہاتھوں میں جہاں نجاست لگی ہو اسے دھولیں

اور اگر اس سے مراد یہ ہے کہ آپ بچے کی شرمگاہ کو ہاتھ لگائیں تو دو سال سے کم عمر بچے کی شرمگاہ کا کوئی حکم نہیں، جیسا کہ علماء کرام کا کہنا ہے، اس لیے اگر آپ دو سال سے کم عمر بچے

کی شرمگاہ کو ہاتھ لگائیں تو وضوء پر کوئی اثر نہیں ہوگا

واللہ اعلم .

الشیخ محمد صالح المنجد

6987